© rasailojaraid.com

درمیان میں مساوات کا دور شروع ہو جائے گا۔ صحیح قیادت وہی ہے جو حال اور مستقبل
حالات سے پوری طرح خبردار ہو۔ کاش! ایسی ہی دور اندیشی اور تدبر و فکر ہندوستان بلکہ صحیح
معنوں میں یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ عالم اسلام کی قیادت کو نصیب ہو جائے۔

سنہ ۱۹۹۳ء کا سال عالم اسلام کے تعلق سے اچھا نہیں کہا جاسکتا ہے۔ افغانستان میں سوویت روس
روس کے خلاف وہاں کے مجاہدین نے جو جدوجہد کی اور جس کی وجہ سے دنیا کی دوسری بڑی طاقت بلکہ
بعض لحاظ سے پہلی طاقت سوویت روس پاش پاش ہو کر رہ گئی افسوس یہ ہے کہ اتنی زبردست کامیابی
کے بعد افغانستان کے مجاہدین جس طرح آپس میں ہی اقتدار کے حصول کے لئے برسر پیکار ہیں اسے دیکھ
کر دل و دماغ کو سخت تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ ۲ رفروری سنہ ۱۹۹۳ء کو مجاہدین کے باغی گروپ نے
افغانستان کی راجدھانی کابل کا محاصرہ کر کے اس پر بموں کی بارش کی جس کی وجہ سے ۲۷ بے گناہ افراد
ہلاک ہو گئے۔ افغانستان میں مجاہدین کے آنیکے بعد ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ۱۴ سال سے جو افغانستان
میں تباہی و بربادی کا دور چلا تھا اور ہزاروں لاکھوں انسانوں کی تباہی و بربادی ہو رہی تھی اس کے
سدباب کی کوششیں کی جاتیں، لوگوں کی اجیرن زندگی میں خوشیوں و مسرتوں کی بہار پیدا کی جاتی اور
افغانستان کی تباہی و بربادی کو تعمیر و ترقی میں تبدیل کرنے کے منصوبے بروئے کار لائے جاتے برعکس
اس کے صرف اور صرف اقتدار کی رسہ کشی ہی جاری ہو گئی۔

صومالیہ میں مسلمان روٹی روٹی سے محتاج ہیں۔ بوسنیائی سربوں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے
پہاڑ پہ پہاڑ توڑ رکھے ہیں۔ ادھر اسرائیل باوجود پی ایل او سے امن معاہدے کے فلسطینیوں پر ظلم و جبر کا
سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے عراق پر سے ابھی تک امریکہ کی منشا و ایما پر اقوام متحدہ کی طرف سے
لگائی گئی اقتصادی پابندیوں کا خاتمہ نہیں ہوا ہے۔ جبکہ عراق کو ہر طرح سے پریشان و ذلیل و خوار اور
ایٹمی ہتھیاروں کی کھوج بین کی آڑ میں اس کی خودداری اور اس کی سالمیت تک کو مجروح کیا جا رہا ہے اس
کے باوجود اس کے لئے انسانیت و رحم کے تمام دوش بالائے طاق رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کے
ساتھ ایک اور ابھرتا ہوا مسلم ملک لیبیا کو اقتصادی ناکے بندیوں کے جال میں جکڑنے کی پلاننگ
کی جا رہی ہے۔ اسی ضمن میں یہ خبر بھی پڑھ لی جائے تو بہتر ہوگی اور شاید اس میں مسلم رہنماؤں کو
مستقبل میں اپنی تدبیر کے لئے کچھ سامان و مسالہ دستیاب ہو جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عیسائی اور یہودیوں کی دو ہزار سالہ رقابت سنہ ۱۹۹۳ء میں ختم ہو گئی ہے اور دسمبر سنہ ۱۹۹۳ء میں عیسائیوں کے سب سے بڑے مذہبی رہنما پوپ پال دوم نے اسرائیل کے ساتھ ویٹیکن کے سفارتی تعلقات و دوستی میں خوشگوار تعلقات کا ایک نیا باب شروع کیا ہے۔ کیا اس کے بعد عیسائیت اور یہودیت دونوں مل کر اسلام کے خلاف مستعد عمل ہوں گے اس کا اندازہ و احساس عالم اسلام کے رہنماؤں کو اگر ہو گیا ہے تو سبحان اللہ! اور اگر خدانخواستہ وہ عیسائیت اور یہودیت کے میل جول سے آنے والے وقت میں جو اسلام کے خلاف منصوبے رو بہ عمل میں لائے جائیں گے اس سے بے خبر ہیں تو ہم صرف یہاں اس موقع پر انا للہ و انا الیہ راجعون ہی پڑھنے کے اور کیا کر سکتے ہیں!

کیا عالم اسلام کی قیادت اب بھی سوئے رہے گی؟ اور کیا عالم اسلام میں کوئی ایسا رہنما یا قائد پیدا ہوگا جو اس عجب صورتحال کی موجودگی میں کوئی مثبت لائحہ عمل مرتب کرے تاکہ عالم اسلام کو راحت نصیب ہو اور اس کے آنسو پونچھ سکیں۔

دعا ہے خداوند تعالیٰ سے کہ سال سنہ ۱۹۹۴ء بنی نوع انسانی کے لئے بہتری کا باعث ہو۔

© rasailojaraid.com